رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۴؍ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ ½ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلِ خدا بہتر ہے فالحمد للہ

قادیان ۴؍ ماہ وفا۔ آج بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام ڈاکٹر چودھری عبد الاحد صاحب ایم ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی نے "نظام کائنات اور سائنس کی حدود" کے موضوع پر دلچسپ اور پُر از معلومات لیکچر دیا۔ جس میں بہت سے اصحاب شامل ہوئے۔

مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ملازمت سے ریٹائر ہو کر تشریف لے آئے ہیں۔

شار ہوزری میں قالین بافی کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ آج حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اسے ملاحظہ فرما کر خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ جناب مولوی

روزنامہ الفضل قادیان — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳	۵؍ ماہ وفا ۱۳۲۴ھ ش	۲۴؍ رجب ۱۳۶۴ھ	۵؍ جولائی ۱۹۴۵ء	نمبر ۱۵۶

خطبہ جمعہ

یورپ موجودہ زمانہ کے سب سے بڑے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے

جماعت احمدیہ اس فتنہ کو مٹانے کے لئے پوری طرح مصروفِ عمل ہو جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹؍ ماہ احسان ۱۳۲۴ھ ش مطابق ۲۹؍ جون ۱۹۴۵ء

(مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے اس سال جلسہ سالانہ پر

بعض کتابوں کے شائع کرنے کا اعلان

کیا تھا یعنی تفسیر کبیر کی ایک جلد بلکہ ہو سکے تو دو جلدیں۔ ستیارتھ پرکاش کا جواب اور ایک احادیث کا انتخاب۔ مجھے افسوس ہے کہ

اس سال کی پہلی ششماہی

کے آخری حصہ میں ایک لمبی بیماری کی وجہ سے تفسیر کے کام میں بہت حد تک روک رہی ہے۔ کیونکہ مئی اور جون کا اکثر حصہ میری بیماری میں گزرا ہے۔ لیکن آخری ایام میں بیماری کی تخفیف کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے جو مجھے توفیق دی۔ اس کی امداد سے

تفسیر کی پہلی جلد کا بہت سا کام

خدا تعالےٰ کے فضل سے میں نے ختم کر لیا ہے۔ اور سوا چار سو صفحے کا مضمون چھ سو صفحات کی جلد میں سے یا تو میں دے چکا ہوں۔ یا میرے پاس تیار پڑا ہے امید ہے کہ بقیہ حصہ بھی ہفتہ عشرہ تک تیار ہو کر مکمل ہو جائیگا۔ اور اگر پریس کی دقت پیش نہ آئی۔ تو جولائی کے مہینہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ کام تکمیل تک پہنچ جائیگا۔ دو سو ساٹھ صفحات تک مضمون پریس میں جا چکا ہے۔ اور دو سو تک غالباً چھپ بھی چکے ہیں۔

ہمارے لئے اس زمانہ میں

پریس کی بہت دقتیں

ہیں۔ بڑے شہروں میں تو بہت سے پریس ہوتے ہیں۔ اگر ایک خراب ہو جائے۔ تو دوسرے پریس میں کتاب چھپ سکتی ہے۔ دوسرا خراب ہو جائے تو تیسرے پریس میں کتاب چھپ سکتی ہے۔ لیکن ہمارے پاس سامان بہت کم ہیں۔ صرف ایک دو پریس ہیں۔ اور وہ بھی اس قابل نہیں۔ کہ سب کا سب تفسیر کا کام کر سکیں۔

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے

آخری پارہ دو حصوں میں

شائع ہو گا۔ کیونکہ مضمون کے متعلق اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ غالباً ہزار صفحہ سے زیادہ ہو جائیگا۔ اس صورت اس کا ایک جلد میں شائع کرنا مناسب نہیں تھا کیونکہ تفسیر کبیر کی پہلی جلد جو شائع ہو چکی ہے۔ اور جو ایک ہزار صفحہ کی کتاب ہے۔ وہ بھی بہت بھاری سمجھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دوسری دقت ہمیں یہ پیش آئی کہ آجکل کاغذ نہیں ملتا۔ اس لئے موجودہ جلد کے لئے جو کاغذ مہیا کیا گیا ہے۔ اور وہ پہلے کی نسبت زیادہ بھاری اور موٹا ہے۔ اس کی وجہ سے خطرہ تھا۔ کہ یہ جلد ایسی بھاری ہو جائیگی۔ کہ اس کا استعمال کرنا مشکل ہو جائیگا۔ چنانچہ مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ جلد بندی ہو کر اگست میں یہ کتاب لوگوں تک پہنچ جائیگی یا نہیں۔ بہر حال یہ امید کی جاتی ہے۔ اور ہدایتیں بھی ہیں۔ کہ جولائی میں یہ کتاب اللہ تعالےٰ کے فضل سے شائع ہو جائے۔ جو میرے کام کا حصہ ہے وہ اکثر ختم ہو چکا ہے۔ باقی کام آٹھ دس دن میں انشاء اللہ ختم ہو جائیگا اس کے بعد میرا ارادہ ہے کہ اس کے

دوسرے حصہ کی بھی جلد سے جلد تکمیل

کر لی جائے۔ تا کہ اگر خدا تعالےٰ توفیق دے تو حسب وعدہ دوسری جلد بھی جلسہ سالانہ سے قبل شائع ہو سکے۔

اس وقت دوسری جلد کے مضمون کا بھی ایک حصہ تیار ہے۔ اور ایک حصہ ابھی تیار ہونے والا ہے۔ جس کو ہمارے نوٹ نویس لکھ رہے ہیں۔ اور غالباً پندرہ بیس دن تک وہ اس کام سے فارغ ہو جائینگے۔ اس حصہ کو بھی درست کر کے میں انشاء اللہ کاتبوں کو دے دونگا۔ تا کہ دوسری جلد کی کتابت بھی جلد سے جلد شروع ہو جائے۔ صرف ایک ربع کا مضمون ابھی باقی ہے۔ جس کے متعلق میرا منشاء یہ ہے کہ اس دفعہ ڈلہوزی میں درس دے کر وہ مضمون بھی لکھوا دوں۔

ستیارتھ پرکاش کے جواب

کا بھی بہت سا کام ہو چکا ہے۔ اور اب مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں اس پر نظر ثانی کر کے مضمون کو انشاء اللہ درست کیا جائے گا صرف ایک باب باقی ہے۔ جو انشاء اللہ اگلے ایک دو ماہ کے اندر اندر لکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس دوران میں میرا ایک لیکچر جو اسلام کے اقتصادی نظام پر لاہور میں ہوا تھا۔ اور جس میں

اسلامی اقتصادیات کا سوویٹ اقتصادی نظام کے ساتھ مقابلہ

کر کے اسلامی نظامِ اقتصاد کی فوقیت کو ثابت کیا گیا تھا۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر لاہور کے متعلق ایک ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ میں حسب ذیل اعلان کر دوں۔ لیکچر لاہور "اسلام میں اقتصادیات کی تعلیم" پانچ ہزار شائع کیا جائے اور ذیل کی قیمتیں مقرر کی جائیں۔

ایک ہزار یا زیادہ خریدنے والے کو فی نسخہ ۹ر
پانسو سے ہزار تک خریدنے والے کو فی نسخہ ۱۰ر
ایک سو سے پانچ سو تک " " ۱۱ر
دس سے سو تک " " ۱۱
اس سے کم کے لئے " " ۱۲ر

(ذوالفقار علی خان انچارج بکڈپو)

اُس پر بھی نظر ثانی کر کے اور آخری حصہ جو لیکچر میں پورے طور پر بیان نہیں ہو سکا تھا۔ اس کی مزید تشریح کر کے تحریک جدید والوں کو پانچ چھ دن ہوئے میں اپنی طرف سے مکمل طور پر دے چکا ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ جولائی کے مہینہ میں یہ کتاب بھی انشاء اللہ شائع ہو جائیگی۔

میں نے دوستوں کو بار بار توجہ دلائی ہے۔ کہ

کمیونزم

اس زمانہ کے اہم ترین فتنوں میں سے ہے۔ یہ لوگ بظاہر تو کہتے ہیں کہ مذہب سے ہمارا کوئی ٹکراؤ نہیں لیکن اُن کا تمام طور وطریق مذہب سے ٹکراؤ کا ہی ہے۔ درحقیقت اُس اقتصادی نظام کے ماتحت جس کو سوویٹ سسٹم دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسلام کے لئے کوئی جگہ ہی نہیں۔ ابھی چند دن ہوئے

روس کے کسی مسلمان امام کی طرف سے ایک اعلان

شائع ہوا ہے کہ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ اس ملک میں اسلام کو کسی قسم کا ضعف پہنچا ہے۔ ہم تو ہر طرح خوش وخورم ہیں۔ لیکن ہمیں مولویوں کے اس قسم کے اعلانات کی حقیقت اچھی طرح معلوم ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں روزانہ اس قسم کے اعلان ہوتے رہتے ہیں۔

ہمارے ہندوستان کے بعض مولوی ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے اعلان کرتے رہتے ہیں کہ گاؤکشی اسلام میں بھی حرام ہے۔ اور درحقیقت اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی۔ تجارتی لوگوں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں میں وہ علماء بھی ہیں۔ جو سود کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس کے ماتحت بنکوں کا سود سود ہی نہیں رہتا بلکہ اُس کا استعمال جائز ہو جاتا ہے۔ پھر ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ کوئی سیاسی مسئلہ جو لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف پھیر رہا ہوتا ہے۔ اُس کے متعلق علماء کی ایک جماعت اعلان کر دیتی ہے۔ کہ خالص اسلام یہی ہے۔ کبھی خالص اسلام انگریزوں کی تائید ہوتا ہے۔ اور کبھی خالص اسلام ہندوستان سے ہجرت کرنا ہوتا ہے۔ کبھی خالص اسلام کانگرس کی مخالفت کرنا ہوتا ہے اور کبھی خالص اسلام گاندھی جی کی کامل اتباع ہوتا ہے۔ یہ خالص اسلام۔ اسلام نہیں بلکہ درحقیقت موم کی ناک ہے۔ جسے مولوی اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ موڑتے رہتے ہیں۔ کبھی وہ اسے دائیں طرف کر دیتے ہیں۔ اور کبھی بائیں طرف۔ ایسا ہی وہ اعلان بھی ہے۔ جو

بالشویک نظام کے متعلق

ایک مسلمان امام نے کیا۔ اگر مسلمان اُس ملک میں پوری طرح آزادی رکھتے ہیں۔ اگر عیسائیت وہاں پوری آزادی کے ساتھ اپنے عقائد کو پھیلا رہی اور لوگوں سے اپنے دین پر عمل کرا رہی ہے۔ تو آخر وجہ کیا ہے کہ سوویٹ نظام غیر ممالک کے لوگوں کو اپنے ملک میں آنے کی اسی طرح

کھلی اجازت

نہیں دیتا۔ جس طرح ساری دنیا کے ممالک میں لوگوں کو آنے جانے کی اجازت ہے۔ آخر یہ چھپانا اور لوگوں کو اپنے ملک میں داخلہ کی اجازت نہ دینا۔ کس غرض کے لئے ہے امریکہ میں ساری دنیا کے سیاح اور تاجر اور پیشہ ور جاتے ہیں۔ مگر امریکہ کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ انگلستان میں ساری دنیا کے سیاح اور تاجر اور پیشہ ور جاتے ہیں۔ مگر انگلستان کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ فرانس میں ساری دنیا کے سیاح اور تاجر اور پیشہ ور جاتے ہیں۔ مگر فرانس کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ حتیٰ کہ ہٹلر کی جرمنی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ مسولینی کی اٹلی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ اور وہاں سب لوگ آسانی سے آجا سکتے تھے۔ فرانکو کے سپین کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا اور وہاں سب لوگ آسانی سے آجا سکتے ہیں۔ ایشیائی حکومتیں جن کے متعلق مشہور ہے کہ وہ سختی سے کام لیتی ہیں وہ بھی اس قسم کی روکاوٹیں حائل نہیں کرتیں اور نہ اُن ممالک میں لوگوں کے آنے جانے میں کسی قسم کی دقتیں ہیں ایران میں بھی لوگ جاتے ہیں۔ عراق میں بھی جاتے ہیں۔ شام میں بھی جاتے ہیں۔ مصر میں بھی جاتے ہیں۔ جاپانی لوگ نہایت قدامت پسند مشہور ہیں۔ مگر جاپان میں بھی لوگوں کے آنے جانے میں کوئی روک نہیں تھی۔ چین ایک نہایت پیچھے رہا ہوا ملک ہے۔ مگر اس میں بھی لوگوں کے آنے جانے میں کوئی روک نہیں۔ پس آخر وہ کیا چیز ہے۔ جس کو وہ چھپانے کے لئے روس میں

کثرت سے اور بلانگرانی لوگوں کو آنے جانے کی اجازت نہیں

یہاں تک کہ روس کی سیر کے لئے جو بیرونی ممالک کے نمائندے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ہر وقت ایک روسی افسر رہتا ہے بظاہر تو یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ اُن کو روس دکھایا جائے۔ لیکن باہر آکر وہ بتاتے ہیں کہ اُن کی اصل غرض یہ تھی کہ ہمیں پوری طرح

روس دیکھنے نہ دیں

صرف وہی حصہ دیکھنے دیں جس کے متعلق وہ چاہتے ہیں کہ ہم دیکھیں۔ وہ حصے ہمیں نہ دیکھنے دیں جس کے متعلق ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں۔ پس اس قسم کے اعلانات قطعاً کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اُن تحریروں کے مقابلہ میں جو روس کے لیڈروں کی ہیں۔ اور جن میں

مذہب کی شدید مخالفت

پائی جاتی ہے۔ بلکہ یہاں تک الفاظ پائے جاتے ہیں کہ مذہب کی موجودگی میں ہمارا طریق کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ لینن لکھتا ہے ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم مذہب کو کچل دیں۔ اور اسے دنیا سے مٹا کر رکھ دیں۔ یہ کہنا کہ مذہب سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں لینن کہتا ہے یہ بالکل جھوٹ ہے ہمارا واسطہ ہے اور ضرور ہے اور وہ واسطہ یہ ہے کہ ہم مذہب کو دنیا سے مٹا دیں۔ وہ یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ جب تک خدا کا خیال دنیا میں باقی ہے۔ جب تک دنیا اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرتی ہے۔ اُس وقت تک ہمارے اصول دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اب بتاؤ جب کمیونزم کے بانی اپنی تحریرات میں یہ امر کھلے طور پر واضح کر چکے ہیں۔ کہ

دنیا سے مذہب کو مٹانا

اُن کا اولین فرض ہے۔ تو ہم اس قسم کے مُلّانوں کے اعلانات کو کیا کریں مُلّا نے تو ہمارے ملک میں بھی موجود ہیں اور وہ جو چاہیں اعلان کر دیتے ہیں۔ اس تجربہ کے بعد کسی مولوی کی ایسی تحریر سے متاثر ہو جانا قابلِ تعجب بات ہے۔

غرض اسلام کے لئے بلکہ دنیا کے تمام مذاہب کے لئے کمیونزم کا اقتصادی نظام ایک خطرناک چیز ہے۔ کیونکہ وہ مذہب کی جڑ پر تبر رکھتا ہے۔ اور مذہب کی اشاعت اور اُس کی تبلیغ کے راستہ میں روک بنتا ہے۔ پس

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے

کہ کمیونزم کے متعلق جو لٹریچر شائع ہو اُس کی دنیا میں اچھی طرح اشاعت کرے۔ میں نے تحریک جدید والوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اس کتاب میں کسی نفع کا خیال نہ رکھیں بلکہ لاگت کے قریب قریب قیمت پر اس کو تقسیم کریں۔ چنانچہ اس لحاظ سے کہ "کچھ کتابیں مفت بھی دینی پڑتی ہیں۔ جو جماعتیں کثرت سے یہ کتاب خریدیں ان کے لئے ایسی قیمت مقرر کی گئی ہے۔ جو لاگت سے بھی کم ہے۔ کیونکہ انہیں کثرت کے ساتھ لوگوں میں مفت کتابیں تقسیم کرنی پڑیں گی۔

اور پھر کچھ کتابیں یوں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ میں نے ان کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اس کی پہلی اشاعت پانچ ہزار کریں۔

میں امید کرتا ہوں

کہ ہماری جماعتیں ہر جگہ اس کتاب کو نہ صرف جماعت کے تمام افراد تک پہنچانے کی کوشش کرینگی۔ بلکہ ہر جماعت یہ بھی کوشش کریگی۔ کہ اپنی جماعت کے افراد سے دوگنی بلکہ تگنی تعداد میں اس کتاب کی مفت اشاعت اپنے اپنے علاقہ میں کرے۔ گاؤں میں چونکہ کتابوں کی تقسیم زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے شہری جماعتوں کو اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے۔ اور انہیں شہری آبادی میں یہ کتاب زیادہ سے زیادہ تقسیم کرنی چاہیئے۔ اگر

بڑی بڑی جماعتیں

اس طرف توجہ کریں۔ جیسے امرتسر۔ لاہور۔ سیالکوٹ گوجرانوالہ۔ جہلم۔ فیروزپور۔ راولپنڈی ملتان۔ منٹگمری۔ کراچی۔ پشاور ہیں۔ اسی طرح دہلی۔ لکھنؤ۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ بمبئی اور کلکتہ وغیرہ کی جماعتیں ملکر کوشش کریں۔ تو وہ بہت آسانی سے

پندرہ بیس ہزار کتابیں

اپنے اپنے علاقہ میں شائع کر سکتی ہیں۔ بعض علاقوں میں چونکہ ہماری جماعتیں تھوڑی ہیں۔ اس لئے دوسری جماعتوں کو چاہیئے کہ وہاں اپنی طرف سے یہ کتاب بھجوا دیں۔ کیونکہ کمیونزم کا وہاں بہت زور پایا جاتا ہے۔ مثلاً

کانپور کا شہر

اس بات کے لئے مشہور ہے۔ کہ سارے ہندوستان میں وہاں کمیونسٹ پارٹی طاقت رکھنے والی ہے۔ مگر ہماری جماعت وہاں بہت محدود ہے۔ اس لئے ہر جماعت کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کتابیں خریدتے وقت اپنے نسخوں میں سے پچاس یا سو کاپیاں کانپور کی جماعت کو بھی مفت بھیجے تاکہ کانپور کی جماعت کمیونسٹ لوگوں میں اس کتاب کو مفت تقسیم کر سکے۔

ہمارے سامنے کمیونزم کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو نہ صرف عقلی لحاظ سے اسلام کے لئے خطرناک ہے۔ بلکہ مذہبی لحاظ سے بھی وہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ گزشتہ انبیاء نے ہزاروں سال سے اس فتنہ کے متعلق خبر دی ہوئی ہے۔ مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق احادیث میں بھی آتا ہے اور پہلی کتب میں بھی کہ تمام گزشتہ انبیاء نے اس زمانہ کے فتنوں کی خبر دی تھی۔ اور جب ہم فتن کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں سب سے زیادہ اس فتنہ کی خبر معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حزقیل نبی نے اپنی کتاب میں

روس کے ایک فتنہ کے متعلق پیشگوئی

کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ آخری زمانہ میں اس کے ذریعہ دین پر حملہ کیا جائیگا۔ گویا وہ فتنے جن کی تمام انبیاء نے خبر دی ہے ان میں اگر نام لے کر کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے۔ تو وہ

یہی فتنہ ہے

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ فتنہ کتنا اہم ہے۔ کہ اس نے آج سے ہزاروں سال پہلے اس کے متعلق خبر دے دی تھی۔ تاکہ آخری زمانہ میں کمزور ایمان والے لوگ یہ نہ کہہ دیں۔ کہ یہ خطرہ محض خیالی ہے۔ ہر نئی تبدیلی سے لوگ ڈر جاتے اور بغیر سوچے سمجھے اس کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔ چونکہ اس نظام کے ذریعہ تمدن میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس لئے اس نئی تبدیلی سے ڈر کر سویٹ نظام کی مخالفت کی جاتی ہے۔ ورنہ درحقیقت اس میں خطرہ کی کوئی بات نہیں۔

بے شک جہاں تک سیاسیات کا تعلق ہے ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ حکومت سے تعلق رکھنے والی چیز ہے۔ اور حکومت سے تعلق رکھنے والی عملی سیاست خواہ روس کی ہو یا کسی اور ملک کی ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ لیکن جہاں تک

سیاسیات کے فلسفہ کا سوال ہے

ہمارا تعلق فلسفۂ سیاست سے ضرور ہے۔ کیونکہ فلسفہ ایسی چیز ہے۔ جو ہر انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ پس عملی سیاسیات سے بیشک ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ اسے روس جانے فرانس جانے انگلستان جانے یا امریکہ جانے لیکن جہاں تک اس کے ان مضر عقائد کا سوال ہے۔ جن کا مذہب پر برا اثر پڑتا ہے ہر مذہب والا جس کے خلاف بات پڑتی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ

اس فتنہ کا مقابلہ کرے

اور اس زہر کا ازالہ کرنے کی پوری کوشش کرے۔ مگر کمیونسٹوں کی طرف سے چونکہ ظاہر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہم غرباء کی تائید اور ان کی مدد کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اس لئے عام طور پر خواہ مسلمان ہوں یا ہندو اس عقیدہ کی طرف مائل نظر آتے ہیں۔ بلکہ

ہندوستان میں بعض مولوی

ایسے موجود ہیں۔ جو عام طور پر کمیونزم کی تائید کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح

بعض مسلمان اخبارات کے ایڈیٹر

ہیں۔ جو اس کی تائید میں زور شور سے مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ان اقتصادیات کا ہمارے ملک سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ وہ اقتصادیات خالص روس کی ترقی کے لئے ہیں۔ اور روس ہی ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ مگر بعض دفعہ ایک چیز ایسی خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسان اسے لینے کی کوشش کرتا ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی مضر کیوں نہ ہو۔

مثنوی رومی والے لکھتے ہیں

ایک سپیرا

تھا۔ جسے ایک دفعہ نئی قسم کا سانپ مل گیا۔ اس نے سمجھا۔ کہ مجھے ایک عجیب چیز مل گئی ہے۔ میں اس کا تماشہ دکھا دکھا کر لوگوں سے بہت روپے کما لونگا۔ رات کو اس نے وہ سانپ ایک گھڑے میں بند کیا۔ اور خود کسی کام میں مشغول ہو گیا۔ چونکہ وہ نئی قسم کا سانپ تھا۔ اس لئے تھوڑی دیر کے بعد اسے پھر شوق پیدا ہوا۔ کہ میں اس کو دیکھوں۔ جب اس نے ڈھکنا اٹھایا تو سانپ اندر سے غائب تھا معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے غلطی سے ڈھکنا کھول دیا۔ اور سانپ اندر سے نکل گیا۔ وہ سمجھتا رہا۔ کہ میرا سانپ محفوظ ہے۔ مگر جب اس نے برتن کو کھولا۔ تو اس میں سانپ نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر اسے شدید صدمہ ہوا۔ کہ مجھے ایک ہی چیز ملی تھی۔ جس سے میں اپنے لئے بڑی آمدنی پیدا کر سکتا۔ اور اپنے سپیرے بھائیوں پر فخر کر سکتا تھا۔ مگر افسوس کہ وہ چیز گم ہو گئی۔ اس کا اسے ایسا صدمہ ہوا۔ کہ وہ ساری رات دعائیں کرتا رہا کہ یا اللہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ مجھے ایسا عجیب سانپ ملا تھا۔ اور وہ کہیں غائب ہو گیا ہے۔ الٰہی میرا سانپ مجھے مل جائے۔ الٰہی میرا سانپ مجھے مل جائے۔ کچھ دیر دعا کرنے کے بعد وہ اٹھتا اور ادھر ادھر دیکھتا کہ مکان کے کسی گوشہ میں تو وہ نہیں بیٹھا۔ مگر جب سانپ دکھائی نہ دیتا۔ تو پھر دعائیں شروع کر دیتا۔ یہاں تک کہ ساری رات وہ دعاؤں میں مشغول رہا۔ آخر اس کے دل میں مایوسی پیدا ہوئی۔ کہ میں نے ساری رات دعا بھی کی۔ اور سانپ بھی مجھے نہ ملا۔ جب صبح ہوئی۔ تو ایک شخص آیا۔ اور اس نے دروازہ پر دستک دے کر کہا۔ کہ فلاں گھر میں تمہیں بلاتے ہیں۔ وہاں ایک موت واقع ہو گئی ہے۔ وہ اس کا ایک رشتہ دار سپیرا تھا۔ جب یہ وہاں گیا۔ تو اس نے دیکھا کہ وہی سانپ جس کے لئے وہ

ساری رات دعائیں

کرتا رہا تھا۔ انہوں نے مار کر رکھا ہوا ہے۔ اور پاس ہی ایک لاش پڑی ہے۔ لوگوں نے اسے بتایا۔ کہ یہ سانپ رات کو اتفاقاً یہاں سے گزر رہا تھا۔ کہ اس شخص نے پکڑ لیا۔ سانپ نے [illegible] کاٹا۔ اور یہ مر گیا۔ کیونکہ یہ نئی [illegible] کا سانپ تھا۔ جس کے زہر کا علاج ہمیں معلوم نہیں۔ وہ یہ دیکھتے ہی سجدہ [illegible] گر گیا۔ اور اس نے خدا تعالےٰ سے کہا یا اللہ میں نے یونہی بدظنی کی تھی۔ کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ اگر میری دعا قبول ہو جاتی۔ اور یہ سانپ مجھے مل جاتا تو اس شخص کی بجائے آج میری لاش پڑی ہوتی۔ تو بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اچھا اور خوشنما سمجھتا۔ اور [illegible] لینے کی خواہش کرتا ہے۔ مگر وہ ہوتی بری ہے۔

اللہ ہی جانتا ہے

کہ کونسی چیز انسان کے لئے اچھی ہے اور کونسی بری۔ وہ خدا جس نے آج سے اڑھائی ہزار سال پہلے حزقیل نبی کے ذریعہ اس فتنہ کی خبر دی تھی۔ اس

خدا کا یہ فعل

ظاہر کر رہا ہے۔ کہ اس فتنہ کو معمولی سمجھنا یا

اس کے خطرناک نتائج سے اپنی آنکھیں بند کر لینا نادانی اور حماقت ہے۔ آجکل کے لوگوں کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہیں کمیونزم سے حسد ہے۔ بغض اور کینہ ہے۔ جو اُن کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ یا وہ پرانی لکیر کے فقیر ہیں یا ایسے جاہل ہیں کہ اقتصادیات کے فلسفہ کو نہیں سمجھ سکتے۔ مگر سوال یہ ہے کہ

آج سے ۲۵ سو سال پہلے

حزقیل نبی کو کس نے اس فریب اور دغا میں شامل کر لیا تھا۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ حزقیل نبی نے آج سے پچیس سو سال پہلے یہ خبر دی جو آج تک بائیبل میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ حزقیل نبی کو آج کل کے زمانہ کے لوگوں نے اس فریب میں شامل کر لیا تھا۔ کیا اینٹی کمیونزم پالیسی کو اختیار کرتے وقت ہٹلر نے حزقیل سے منصوبہ کیا تھا۔ یا کیا مسولینی نے کمیونزم کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھنے کے لئے حزقیل سے منصوبہ کر لیا تھا۔ یا کیا انگلستان کی کسی اینٹی کمیونزم پارٹی نے حزقیل سے منصوبہ کر لیا تھا۔ یا امریکہ کے رہنے والوں میں سے کسی شخص میں یہ طاقت تھی کہ وہ آج سے پچیس سو سال پہلے کے کسی نبی سے اپنی تائید میں کوئی خبر لکھوا سکتا۔ اور اگر کسی آدمی میں یہ طاقت ہو سکتی ہے کہ وہ ۲۵ سو سال پہلے اپنے متعلق کوئی خبر لکھوا دے تو وہ آجکل کے لوگوں سے کیا ڈر سکتا ہے۔ جو شخص ایسا کر سکتا ہے۔ اس کے متعلق یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کو بھی ملیا میٹ کر سکتا ہے۔

پس یہ وہ فتنہ ہے جس کا

حزقیل نبی کی پیشگوئی میں ذکر

آتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جو بہت بڑے فتن پیدا ہونے والے ہیں اُن کی سب نبیوں نے خبر دی ہے۔ گویا آپؐ نے بھی اس رنگ میں حزقیل نبی کی پیشگوئی کی تائید کر دی۔ یہ امر بتاتا ہے۔ کہ جہاں تک عملی سیاست کا تعلق ہے۔ گو ہمارا کسی حکومت سے کوئی لگاؤ نہیں۔ مگر جہاں تک اس فلسفۂ سیاست کا تعلق ہے۔ خدا اس نظام کا دشمن ہے اور آج سے ہزاروں سال پہلے خدا نے اپنے انبیاء کے ذریعہ اس فتنہ کی اسی لئے خبر دی ہے۔ تاکہ مومنوں کا ایمان مضبوط رہے اور کمزور لوگ مذہب کے خلاف اس تحریک کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائیں۔

پس ہماری جماعت کو

اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے

پوری طرح تیار ہو جانا چاہئے۔

میں نے تحریک کی تھی

کہ کالجوں کے پروفیسر اس طرف خصوصیت سے توجہ کریں اور وہ لڑکوں کے سامنے اس پر تقریریں کرتے رہیں۔ میں نے کہا تھا۔ کہ ہمارے ماہر فن جو اقتصادیات یا مذہب میں مہارت رکھتے ہیں وہ کمیونزم کے اُن اثرات پر روشنی ڈالیں جو اقتصاد اور مذہب پر پڑتے ہیں۔ اسی طرح میں نے کہا تھا کہ ہمارے مبلغ اپنے تبلیغ کے دائرہ کو کمیونسٹ پارٹی کی طرف وسیع کریں۔ غرض میں نے جماعت کو اس فتنہ کی اہمیت بتلاتے ہوئے انہیں نصیحت کی تھی کہ وہ اس فتنہ کو مٹانے کے لئے پوری طرح تیار ہو جائیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ میری اس نصیحت کا کسی قدر اثر بھی ہوا ہے۔ خصوصاً کانپور جو کمیونزم کا گڑھ ہے۔ وہاں ہماری جماعت کے بعض افراد نے کوشش کی۔ چنانچہ ایک آدمی جو کمیونزم کی طرف مائل تھا احمدی ہو گیا ہے۔ اور مزید تبلیغ جاری ہے۔ اسی طرح اس موضوع پر قادیان میں بھی کچھ لیکچر ہوتے ہیں۔ اور باہر سے بھی "الفضل" میں بعض مضامین شائع ہوئے ہیں۔ جن میں سے بعض مضمون اچھے تھے۔ اور اُن میں مفید معلومات لوگوں کے سامنے پیش کئے گئے تھے۔ مگر یہ کام اس قسم کا نہیں کہ میں نے خطبہ پڑھا لوگوں نے دو چار دن توجہ کی اور پھر خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ یہ کام تو ایسا ہے۔ کہ اس میں

ہزاروں ہزار آدمی مشغول ہو جانے چاہئیں

تب دنیا میں کچھ حرکت پیدا ہو سکتی ہے۔ جو تنظیم ان لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ ایسی ہے۔ کہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور اُن کے لاکھوں مبلغ دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں امریکہ کے ایک اخبار میں شائع ہوا تھا کہ ہندوستان میں کمیونسٹ خیالات کی اشاعت کے لئے بارہ ہزار مبلغ روس میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ اس سے تم سمجھ لو کہ اگر بارہ ہزار مبلغ ایک وقت میں روس کے ایک مدرسہ میں تیار کئے جا رہے ہیں تو پندرہ بیس سال میں وہ مختلف ممالک میں اپنے کس قدر مبلغ پھیلا چکے ہونگے۔ میں سمجھتا ہوں۔

ان کے مبلغ چار پانچ لاکھ سے کم نہیں

ہو سکتے۔ اب بتاؤ وہ کام جو دنیا میں چار پانچ لاکھ باقاعدہ مبلغ علاوہ لاکھوں دوسرے آدمیوں کے کر رہا ہے۔ اگر اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے پانچ دس آدمی پندرہ بیس دن کام کر کے خاموش ہو جائیں تو اس کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔

پس ضرورت ہے کہ تقریر کے ذریعہ سے تحریر کے ذریعہ سے گفتگو کے ذریعہ سے۔ طلباء کے ذریعہ سے۔ وکلاء کے ذریعہ سے۔ ڈاکٹروں کے ذریعہ سے مزدوروں کے ذریعہ سے پیشہ وروں کے ذریعہ سے صنّاعوں کے ذریعہ سے سیّاحوں کے ذریعہ سے۔ تاجروں کے ذریعہ سے اس تحریک کے وہ تمام پہلو جو مذہب سے ٹکراؤ رکھتے ہیں۔ بیان کئے جائیں اور لوگوں کو بتایا جائے کہ درحقیقت یہ

اسلامی اقتصاد کی ایک بُری شکل

ہے۔ جو کمیونزم کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔ اسلام نے جو چاہا تھا کہ امیر اور غریب کے فرق کو مٹا کر دنیا میں مساوات قائم کی جائے۔ غرباء کو آگے بڑھنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ دولت کو چند محدود ہاتھوں میں نہ رہنے دیا جائے اور امراء کو نسلاً بعد نسلٍ اپنی دولت پر قابض نہ رہنے دیا جائے اس نظام کی کمیونسٹ نظام نے ایک نقل اتاری ہے۔ مگر ایسے بھونڈے طریق پر کہ اُس نے

انسانی آزادی کو کچل دیا

ہے۔ اور وہ بلا وجہ مذہب کے خلاف کھڑا ہو گیا ہے۔ جب اس رنگ میں ہر مذہب اور ہر قوم اور ہر فرقہ اور ہر پیشہ اور ہر حرفہ والے کو ہم اپنے خیالات پہنچائینگے۔ اور متواتر اور مسلسل پہنچائینگے تب اس کے نتیجہ میں انہیں کمیونزم سے نفرت ہوگی اور تبھی ہماری جدوجہد صحیح نتائج کی حامل ہوگی۔

یاد رکھو کہ جن فتنوں کے متعلق خدا اور اس کے رسول نے خبر دی ہے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ ان سے بڑے فتنے پہلے کبھی نہیں ہوئے اور اسی وجہ سے شروع سے لیکر اب تک تمام انبیاء ان کی خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ اُن کے متعلق

وہ جدوجہد جو ہماری جماعت اس وقت کر رہی ہے

کچھ بھی حقیقت اور وقعت نہیں رکھتی معمولی معمولی لڑائیوں میں گاؤں کا گاؤں باہر نکل آتا ہے۔ ایک چھوٹے سے کھیت کے کنارے پر جھگڑا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک مینڈھ پر لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ تو پچاس پچاس سو سو آدمی ایک طرف سے اور پچاس پچاس سو سو آدمی دوسری طرف سے مقابلہ کے لئے نکل آتے ہیں۔ حالانکہ اس جھگڑے کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی۔ مگر یہ وہ فتنہ ہے۔ جس کے متعلق تمام انبیاء خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ آدم سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں آیا جس نے لوگوں کو اس فتنہ سے نہ ڈرایا ہو۔ اتنے عظیم الشان فتنہ کے متعلق جس کی تمام انبیاء خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ اگر ہماری جدوجہد کو دیکھا جائے تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ یا تو سارے انبیاء سے خدا نے مذاق کیا ہے۔ اور یا یہ کہنا پڑے گا کہ انہوں نے ہم سے مذاق کیا ہے۔ فتنہ تو صرف اتنا تھا کہ ایک یا دو آدمیوں کی تقریروں سے یا ایک یا دو مضمون "الفضل" میں شائع کرا دینے سے دور ہو سکتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے

آدم سے لیکر اب تک

تمام انبیاء کے ذریعہ اُسکی خبر دینی شروع کر دی۔ اور کہنا شروع کر دیا کہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ بہت بڑا خطرہ ہے۔ جو تمہارے سامنے آنے والا ہے۔ حالانکہ وہ خطرہ ایسا تھا۔ جس کے لئے "الفضل" کے ایک یا دو مضمون کافی تھے۔ جس کے لئے ہمارے کالج کے کسی پروفیسر کے ایک یا دو لیکچر کافی تھے۔

جس کے لئے ہمارے کسی مبلغ کی ایک یا دو تقریریں کافی تھیں۔ معلوم نہیں اللہ تعالےٰ نے اسے اس قدر اہمیت کیوں دی۔ اس نے آدمؑ کے وقت سے کہنا شروع کر دیا۔ کہ لوگو ایک بہت بڑا فتنہ آنے والا ہے۔ اس سے ڈر جاؤ۔ اور ابھی سے اس کے متعلق دعائیں کرنا شروع کر دو۔ پس یا تو اللہ تعالےٰ نے مذاق کیا ہے نبیوں سے اور یا نبیوں نے مذاق کیا ہے ہم سے۔ اور اگر یہ باتیں ہماری عقل میں نہیں آسکتیں اور نہیں آنی چاہئیں۔ تو ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ نہ خدا نے اپنے نبیوں سے مذاق کیا۔ اور نہ نبیوں نے ہم سے مذاق کیا۔ بلکہ ہم مذاق کر رہے ہیں اپنے ایمان سے ہم مذاق کر رہے ہیں اپنی عقل سے اور ہم مذاق کر رہے ہیں اپنے مذہب سے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ

اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی

کہ یا تو خدا اور اس کے رسول نے ہم سے مذاق کیا ہے۔ اور یا ہم ان سے مذاق کر رہے ہیں۔ اگر وہ فتنہ اتنا اہم نہیں تھا۔ جتنا انہوں نے بتایا۔ اور ہماری موجودہ جدوجہد اس فتنہ کو مٹانے کے لئے کافی ہے تو پھر خدا نے ہم سے مذاق کیا ہے۔ اور اگر یہ فتنہ اتنا ہی بڑا ہے۔ جتنا خدا اور اس کے رسولوں نے ظاہر کیا۔ تو ہم مذاق کر رہے ہیں خدا سے۔ ہم مذاق کر رہے ہیں خدا کے رسولوں سے اور ہم مذاق کر رہے ہیں اپنے ایمان سے پہلی بات تو ممکن نہیں۔ مگر دوسری بات ممکن ہے۔ مگر جہاں یہ بات ممکن ہے۔ وہاں

ہمارے لئے سخت حسرت اور اندوہ کا مقام

بھی ہے۔ کہ جس بات کے لئے ہمیں قبل از وقت ہوشیار کر دیا گیا تھا۔ اسکی خبر سنکر بھی ہم ہوشیار نہ ہوئے۔ اور غفلت میں اپنے قیمتی اوقات کو ضائع کرتے رہے۔

کمیونسٹوں کی طرف سے

بار بار مجھے اطلاعات مل رہی ہیں۔ کہ آپ تو باہر کے لوگوں کو درست کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ہم قادیان میں ہی فتنہ پیدا کرنے کی تدابیر سوچ رہے ہیں۔ اور ہم نے اپنے ایجنٹ بھی وہاں بھیج دیئے ہیں۔ تاکہ وہ اندر ہی اندر آہستہ آہستہ فتنہ پیدا کریں۔ یہ بات تو الگ ہے۔ کہ جماعت نے اس فتنہ کی اہمیت کو ابھی تک نہیں سمجھا۔ یہ بات بھی الگ ہے۔ کہ ہماری جماعت نے اس آواز پر لبیک نہیں کہا۔ جو میں نے بلند کی تھی۔ لیکن

کمیونسٹ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ جب میں اپنی جماعت کو امداد کے لئے بلاتا ہوں۔ تو میرا مطلب یہ نہیں ہوتا۔ کہ ان کی مدد کے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ میں صرف ان کو ثواب میں شریک کرنے کے لئے بلاتا ہوں۔ ورنہ جب خدا نے مجھے اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ تو اگر لاکھوں کی جماعت میں سے کوئی ایک شخص بھی میرا ساتھ نہیں دیتا۔ تب بھی

کمیونسٹ میرے مقابلہ میں جیت نہیں سکتے

بلکہ ان کا ہی مُنہ کالا ہو گا۔ کیونکہ میری آواز میری نہیں بلکہ میری زبان سے خدا اپنی آواز دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ اور خدا کا مقابلہ کرنے کی ان کمیونسٹوں میں تو کیا ان کے سرداروں میں بھی طاقت نہیں ہے۔ میں اگر اپنی جماعت کو کسی نیکی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تو میرا ان کو توجہ دلانا ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے کسی ملک میں سونا برس رہا ہو۔ تو وہ شخص جس کے رشتہ دار غفلت میں سوئے پڑے ہوں۔ وہ ان کو آواز دینے لگ جائے۔ کہ آؤ اور اس لوٹ میں تم بھی شامل ہو جاؤ۔ وہ اگر بلاتا ہے۔ تو اس لئے نہیں کہ اسے فائدہ پہنچے۔ بلکہ اس لئے کہ ان غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو فائدہ پہنچ جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے حصہ نہ لینا انسان کی بہت بڑی محرومی ہوتی ہے

تفسیروں میں

ایک روایت آتی ہے۔ گو وہ کمزور روایت ہے۔ اور تمثیلی زبان اس میں اختیار کی گئی ہے۔ مگر بہرحال اس روایت میں سبق موجود ہے۔ گو اس وجہ سے کہ اسکی زبان تمثیلی ہے۔ لوگوں نے غلطی سے اس واقعہ کو ظاہر پر محمول کر لیا ہے۔ بعض دفعہ ایک خواب ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے دکھایا جاتا ہے۔ مگر لوگ اسے ظاہری واقعہ سمجھ لیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ بھی ایک خواب تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان کیا۔ مگر لوگوں نے اسے ایک ظاہری واقعہ سمجھ لیا۔

یہ روایت یوں بیان کی جاتی ہے۔ کہ حضرت ایوبؑ ایک دفعہ نہا رہے تھے۔ کہ ان پر

سونے کی مچھلیوں کی بارش

شروع ہو گئی۔ حضرت ایوبؑ نے نہانا چھوڑ دیا۔ اور جلدی جلدی ان مچھلیوں کو چننا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دیکھا۔ تو حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا۔ اے ایوب کیا مجھ میں نے اتنی دولت نہیں دی تھی۔ جو تیرے لئے کافی ہوتی۔ اور کیا میں نے تیرے اہل و عیال میں برکت نہیں رکھ دی تھی۔ پھر تو نے یہ کیا حرص کا کام کیا۔ کہ نہانا چھوڑ کر مچھلیاں چننے میں مشغول ہو گیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے جواب دیا۔ اے میرے اللہ وہ دولت جو تو نے مجھے دی ہے۔ میرے لئے کافی ہے۔ مگر تیرا فضل تو کسی کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ میں سونے کی مچھلیاں نہیں چن رہا تھا۔ بلکہ میں تیرے فضل کو چن رہا تھا۔ کیونکہ تیرے فضل سے کوئی انسان مستغنی نہیں ہو سکتا۔

پس ایک مومن خواہ کتنا کام کرے۔ وہ

ثواب کے نئے سے نئے موقع

کی تلاش کرتا رہتا ہے۔ اور مومنوں کے استاد اور راہبر کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ ان سب کو ثواب میں حصہ لینے کے لئے بلائے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ وہ سمجھتا ہے کہ ان کی مدد کے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ خدا کے کام بہرحال ہو کر رہتے ہیں۔ خواہ بنی نوع انسان ان کی طرف توجہ کریں یا نہ کریں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہا۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ مگر اس کے باوجود موسیٰ موجب ہی گئے۔ یہ نہیں ہوا۔ کہ موسیٰ ہار گئے ہوں۔ اور دشمن کامیاب ہو گیا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم صرف تجھے مخاطب کرتے ہیں۔ تیرا فرض ہے۔ کہ تو دشمن سے لڑے۔ مسلمان اگر تیرے ساتھ شامل ہونا چاہیں۔ تو ہو جائیں۔ ورنہ اصل ذمہ واری صرف تجھ پر ہے۔ اور تجھ اکیلے کو ہمارا حکم ہے۔ کہ تو اس کام کو سرانجام دے۔ چنانچہ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اگر آپؐ کے ساتھ نہ جاتے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نعوذ باللہ مارے جاتے۔ اگر ایک صحابی بھی آپؐ کے ساتھ نہ جاتا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ والوں کو مار کر ہی آتے۔ ان سے شکست کھا کر واپس نہ آتے۔ پس

خدا کے کام ہو کر رہیں گے

دشمن ناکام ہو گا۔ اور اس فتنہ کے پیدا کرنے میں اسے ذلت و روسیاہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بے شک جماعت میں کچھ لوگ منافق ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے پہلے بھی ایسے فتنے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ مگر نہ پہلے کوئی فتنہ کامیاب ہوا۔ اور نہ یہ فتنہ کامیاب ہو گا۔ خدا کی مشیت بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔ اور اس قسم کے لوگ ہمیشہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ لیکن میرا یہ فرض ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ کہ میں جماعت کے لوگوں کو بار بار توجہ دلاتا رہوں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ ثواب کے کاموں میں حصہ لینے کی کوشش کریں۔ زیادہ سے زیادہ الٰہی تحریک کو پھیلانے کی کوشش کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ شیطانی تحریک کو کچلنے کی کوشش کریں۔

آڈیٹر صاحبان کا تقرر

متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تمام جماعتیں آڈیٹر منتخب کر کے نظارت ہذا سے اسکی منظوری حاصل کر لیں۔ اور ہر مہینے اس سے حسابات کی پڑتال کر کے نظارت ہذا میں رپورٹ کیا کریں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس طرف ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ اس لئے پھر یاد دہانی کی جاتی ہے۔ کہ جلد از جلد آڈیٹر کے انتخاب کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

۲۔ منتخب شدہ شہری آڈیٹران کی طرف سے ماہانہ اور دیہاتی آڈیٹران کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ آنی ضروری ہے۔ مگر اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا اس طرف بھی خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے (ناظر بیت المال)

جماعت احمدیہ جہلم کا تبلیغی جلسہ

۶، ۷، ۸ر جولائی ۱۹۴۵ء کو جماعت احمدیہ جہلم کا تبلیغی جلسہ ہو گا۔ جس میں قادیان سے بھی مبلغ تشریف لا رہے ہیں۔ تمام جماعتہائے احمدیہ قرب و جوار کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جلسہ میں شرکت فرما کر رونق بڑھائیں نیز ۱۴ ہے غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں۔ طعام وغیرہ جماعت احمدیہ جہلم کے ذمہ ہو گا۔ عبدالستار سیکرٹری تبلیغ

جلدی منگوائیے

کتاب "موعود اقوام عالم" کے بہت تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ تمام مذاہب کی مستند کتب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نہایت واضح پیشگوئیاں دی گئی ہیں ہر مذہب کے افراد تک یہ کتاب پہنچا کر فریضہ تبلیغ ادا کریں۔ قیمت کاغذ ادنیٰ مجلد عہ کاغذ اعلیٰ مجلد ۱۲ع

حمائل شریف مترجمہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ۔ قیمت مجلد ادنیٰ ساڑھے پانچ روپے مجلد آئل کلاتھ ۶ روپے

کے علاوہ ہر قسم کی تبلیغی اور تربیتی کتب۔ قرآن مجید۔ کتب احادیث ہمارے مکتبہ میں موجود ہیں۔ پتہ

مکتبہ بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا تجربہ فرمودہ نسخہ

اٹھرا کے مریضوں کے لئے

نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ - ایک روپیہ چار آنہ

مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

پاگل پن کی دوا - وہ لوگ جو پاگل ہو گئے ہوں۔ اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے بیٹھے ہوں۔ ہر چیز پھینکتے ہوں ان کا علاج کیا ہو لہ کہ وہ پاگل خانے میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان صدہا علاج کرنے سے بھی وہ اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل بیٹے سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں۔ میں بہت ادب کے ساتھ آپکو مطلع کرتا ہوں کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کرا دیں صحت ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ قیمت دس روپے نوٹ بھیں۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ دوا حکمیہ فائدہ کرتی ہے۔

مولوی حکیم ثابت علی دربنج زبان ۲ محمود نگر عنا لکھنو

مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مرزا صاحب مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افتراء ہے"

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتداء میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو تین سال سے بائیس ہزار روپیہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے۔ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دو رنگی کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی صاحب کے ہم خیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپے کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں

ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا رسالہ معہ شرائط حلف اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ صرف کارڈ آنے پر مفت روانہ کر دیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

۱۵

علم و حکمت تاریخ و مذہب اور سیاست و اجتماع پر نادر تصنیفات

مولانا عبید اللہ سندھی، حالات، تعلیمات، سیاسی افکار :۔ از پروفیسر محمد سرور

عدیم النظیر دل و دماغ۔ غیر معمولی ثبات و استقلال اور پیہم جدوجہد، یہ ہے مولانا عبید اللہ سندھی کی شخصیت، سرتاپا انقلاب اور انقلاب آفریں، یہ کتاب مرقع ہے اس نادر روزگار بے مثال شخصیت اور اس کے نصف صدی تک کے سیاسی تجربات کا۔ حجم چار سو صفحات مع گردپوش قیمت چار روپے

شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک :۔ از حضرت مولانا عبید اللہ سندھی

ہندوستان کی اسلامی تاریخ کا یہ اہم ترین باب ہے۔ اس میں وہ سب کچھ ہے جس سے آج ہندوستان کے مسلمان پریشان اور سرگرداں ہیں، یہ تصنیف ایک سرچشمہ ہے ان حقائق اور علوم کا جن سے بڑے بڑے اہل علم تک واقف نہیں۔ یہ کتاب ایک عبرت بھی ہے اور آئندہ کے لئے امید اور کامیابی کا حوصلہ بھی پیدا کرتی ہے۔ حجم ۲۰۲ صفحات مع گردپوش۔ قیمت دو روپے بارہ آنے۔

شاہ ولی اور ان کا فلسفہ :۔ از حضرت مولانا عبید اللہ سندھی

شاہ ولی اللہ صاحب نے تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور حکمت و فلسفہ پر بڑی نادر اور بے مثال کتابیں لکھی ہیں، جن کی دنیائے اسلام میں شاید ہی کہیں نظیر مل سکے۔ مولانا نے اس کتاب میں شاہ صاحب کے ان معارف کا ایک مختصر سا خاکہ پیش فرمایا ہے۔ یہ دراصل تعارف ہے شاہ صاحب کی حکمت اور ان کے علم و فکر کا، ان صفحات میں آپ ہندوستان کے اس سب سے بڑے مفکر، محدث، مفسر، مجتہد اور کامل صوفی کے اساسی افکار کی ایک واضح اور روشن تصویر دیکھ سکیں گے۔ حجم ۲۰۰ صفحات مع گردپوش قیمت دو روپے آٹھ آنے

خطبات مولانا عبید اللہ سندھی۔ مرتبہ پروفیسر محمد سرور

یہ خطبات اور مقالات نتیجہ فکر ہیں مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کے۔ مولانا مرحوم کو وطن سے باہر بڑی بڑی سلطنتوں کو ٹوٹتے اور عالمگیر انقلابات کو برسرکار آتے خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ پچیس سال کی جلاوطنی کے بعد مرحوم جب واپس لوٹے تو آپ نے اہل ملک کو ان خطبات اور مقالات کی صورت میں اپنا پیغام سنایا۔ حجم ۲۲۴ صفحات مع گردپوش قیمت دو روپے آٹھ آنے

امام ربانی مجدد الف ثانی اور ان کا نظریہ وحدت شہود

ڈاکٹر برہان احمد ایم، اے پی ایچ ڈی (علیگ) نے حضرت مجدد الف ثانی پر انگریزی میں ایک معرکۃ الآرا کتاب لکھی تھی جس کو یورپ کے اہل علم نے بھی پسند کیا۔ اسی کتاب کو موصوف نے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ بڑا سائز قیمت ایک روپیہ بارہ آنے

شخصیات :۔ از پروفیسر محمد سرور

شعر و ادب، سیاست و اجتماع اور علم و حکمت کی چند نامور شخصیات کے نہایت دلچسپ مرقعے مختصر مگر جامعیت لئے ہوئے۔ آسان زبان، انداز بیان بہت اچھا اور مؤثر۔ ان مرقعوں میں زندگی کے حالات بھی ہیں اور شخصیات پر تنقید بھی۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

تصنیفات مولانا ابوالکلام آزاد

- مضامین ابوالکلام آزاد اول، دوم
- مضامین البلاغ
- مقالات الہلال
- مضامین الہلال
- تصریحات آزاد
- انسانیت موت کے دروازے پر
- خطبات آزاد
- قول فیصل
- مضامین ابوالکلام آزاد
- چند تحسین
- مسلمان عورت
- الہلال کے افسانے

- مقالات جمال الدین افغانی
- مسلمانوں کا ماضی، حال، مستقبل
- ہمارے ہندوستانی مسلمان
- مقالات اسلم، مولانا اسلم جیراجپوری
- چشمہ کوثر و رود کوثر
- مسلمانوں کی علمی، مذہبی تاریخ
- اسلام کیسے پھیلا
- اسلام کے معارف
- مسلمانوں کا روشن مستقبل
- قرآنی دستور انقلاب
- از حضرت مولانا عبید اللہ سندھی

محصول ڈاک بذمہ خریدار

سندھ ساگر اکادمی۔ ٹمپل روڈ۔ لاہور

ادب لطیف اور تنقید و نظم کا انتخاب

افسانے

- گھاگھی ـ ممتاز مفتی
- ننگا پاؤں ـ شیر محمد اختر
- ارضی دیوتا ـ خلیل جبران
- پاگل ـ 〃
- نئے پرانے ـ سہیل عظیم آبادی
- ڈک وجھونک ـ کوثر چاندپوری
- بیفینے ـ صادق الخیری
- شمع انجمن ـ 〃
- نقیس ـ 〃
- وسوسے ـ فضل حق قریشی
- انارکلی اور بھول بھلیاں ـ اختر اورینوی
- جلوہ رنگیں ـ ڈاکٹر نصیر الدین
- پرانے خدا ـ کرشن چندر
- آئینے ـ سراج الدین ظفر
- لاشوں کا شہر ـ مسز عبدالقادر
- نئے محل ـ ظفر قریشی
- صبر و ضبط ـ حسن عزیز جاوید
- سسکیاں ـ 〃
- قسمت ـ حسن عزیز جاوید
- نیلوفر ـ 〃
- ساز فطرت ـ 〃

ناول

- باغی
- ہما خانم
- سودائی
- ساز شکستہ
- سوز دروں
- پھانسی
- لیلے کے خطوط
- دوشیزہ صحرا
- چورا
- شباب کی سرگذشت
- بکواس
- نوشتاب
- زہراب
- شمع فروزاں
- شاہد رعنا
- قمر جہاں
- زندگی
- سنی سنائی
- فسانہ
- منٹو کے ڈرامے
- دروازہ

- رئیس احمد جعفری
- سجاد حیدر یلدرم
- رشیدہ اختر
- 〃
- شاہد احمد دہلوی
- قاضی عبدالغفار
- صادق الخیری
- قیسی رامپوری
- نیاز فتحپوری
- شوکت تھانوی
- رضیہ سلطانہ
- محمود احمد خاں
- صادق الخیری
- قاضی سرفراز حسین
- بیگم ضیاء الحسن
- رشید اختر
- شوکت تھانوی ڈرامے
- شبیر محمد اختر
- سعادت حسن منٹو
- کرشن چندر

نظم

- دیوان غالب
- عرفانیات فانی
- جھنکار
- زمزمۂ حیات
- لالہ و گل
- عرش و فرش
- ساز و آہنگ
- اسرار
- کلیات حسرت
- دیوان جگر
- روح عصر
- مثنوی زہر عشق

- خاص ایڈیشن
- فانی بدایونی
- کیفی اعظمی
- سراج الدین ظفر
- اثر لکھنوی
- جوش ملیح آبادی
- سیماب اکبر آبادی
- علی اختر
- حسرت موہانی
- جگر مراد آبادی
- اختر انصاری
- مرزا شوق

تنقید

- انداز ے ـ فراق گورکھپوری
- اردو تنقید پر ایک نظر ـ کلیم الدین احمد
- فن داستان گوئی ـ 〃
- ادب اور زندگی ـ مجنوں گورکھپوری
- ایک ادبی ڈائری ـ اختر انصاری
- غالب نامہ، دو حصے ـ اکرام آئی سی ایس
- نئے ادبی رجحانات ـ پروفیسر اعجاز حسین

تصنیفات احسان دانش

- چراغاں
- نوائے کارگر
- آتش خاموش
- زخم و مرہم
- گورستان
- جادۂ نو
- روشنیاں
- مقالات

محصول ڈاک بذمہ خریدار

ادارۂ ادبیات نو ۵۸ ٹمپل روڈ لاہور

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ملبورن ۴؍جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اوکی ناوا کے نزدیک اتحادیوں کے تین بڑے جنگی جہاز تین کروزر تقریباً ۲۰ تباہ کن اور ۲۰ سے اوپر لادو جہاز دیکھے گئے ہیں۔ اعلانچی نے کہا ہے۔ کہ لادو جہازوں کی تعداد میں زیادتی زیادہ اہم ہے۔ جاپانی حلقوں کا خیال ہے کہ یہ اتحادی دستے سرزمین جاپان پر فوج کشی کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔

شملہ ۴؍جولائی۔ کل کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں سب ممبروں کی رائے یہ تھی۔ کہ اگر کانگرس ایگزیکٹو کونسل میں شامل ہونے کا فیصلہ کرے۔ تو پنڈت جواہر لال کو فارن ڈیپارٹمنٹ کا انچارج ممبر بنایا جائے۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ ایک شرط کے ماتحت کردیا ہے۔ مولانا آزاد جب نام پیش کرینگے۔ تو وائسرائے کو اس شرط سے آگاہ کر دینگے۔

میلان ۴؍جولائی۔ ایک اطالوی ترجمان نے ایک انٹرویو میں بتایا۔ کہ اٹلی برطانوی نوآبادی بننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ وہ بطور آزاد ملک کے زندہ رہے گا۔

لنڈن ۴؍جولائی۔ ڈاؤننگ سٹریٹ کے ترجمان نے ایک انٹرویو میں یہ سنسنی خیز انکشاف کیا ہے۔ کہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ جنرل انتخابات میں ووٹ نہ دے سکیں گے۔ کیونکہ ان کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج ہونے سے رہ گیا ہے۔

شملہ ۴؍جولائی۔ کانگرسی حلقوں میں بیان کیا جارہا ہے۔ کہ اگر ویول کانفرنس کامیاب ہوگئی۔ تو کانگرس کا سالانہ سیشن اسی سال کے خاتمہ پر منعقد کیا جائے گا۔ صدارت کے لئے مسز وجے لکشمی پنڈت کا نام لیا جارہا ہے۔

نئی دہلی ۴؍جولائی۔ جمعیۃ العلماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں مرکزی دفتر کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ اکٹھا کرنے کی اپیل کی گئی۔ فنڈ اکٹھا کرنے کے لئے دہلی۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی میں سب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اور خدائی خدمتگاروں کی طرز پر والنٹیرز بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ونی پگ (کینیڈا) ۴؍جولائی۔ ایک مقامی ہوٹل میں زبردست آگ لگ گئی۔ جس سے پچھتر ہزار ڈالر کی قیمت کا تین منزلہ مکان پندرہ منٹ کے اندر جل کر راکھ ہوگیا۔ دس آدمی ہلاک اور ۳۵ شدید طور پر مجروح ہوئے۔

شملہ ۴؍جولائی۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کے تمام وزراء کی ایک میٹنگ ملک خضر حیات خاں کے مکان پر منعقد ہوئی۔ وزیر اعظم نے وزراء کو اپنی اور وائسرائے کی ملاقات کے دوران میں اپنی پوزیشن کے متعلق آگاہ کیا۔ معلوم ہؤا ہے کہ وزراء نے وزیر اعظم کی پوزیشن کو درست قرار دیا ہے۔ اور وزیر اعظم کی پالیسی کو درست تسلیم کیا ہے۔

لنڈن ۴؍جولائی۔ اگرچہ سرکاری اعلانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اتحادیوں میں جرمنی کے مقبوضہ علاقوں کے متعلق دوستانہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ لیکن باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ ابھی تک کئی معاملات کے متعلق جھگڑا جاری ہے اس سلسلہ میں معلوم ہؤا ہے۔ کہ روسی حکام ہنگیا میں قائم شدہ امریکن پراونشل گورنمنٹ کے خلاف پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ کیونکہ روسیوں کا کہنا ہے۔ کہ یالٹا کے معاہدہ کے ماتحت یہ علاقہ ان کے حصہ میں آتا ہے۔

لنڈن ۴؍جولائی۔ اگرچہ درہ دانیال کے متعلق روس کے طرز عمل کے بارہ میں مقامی سرکاری حلقے خاموش ہیں۔ لیکن یہ بات مسلمہ سمجھی جاتی ہے کہ معاملہ تین بڑوں کی کانفرنس میں ضرور زیر بحث آئیگا۔

نئی دہلی ۴؍جولائی۔ حکومت ہند کے سکرٹری نے امریکہ کے یوم آزادی پر محکمہ خارجہ کو مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ جس کے جواب میں امریکن وزارت خارجہ نے حکومت ہند کا شکریہ ادا کیا ہے۔

لاہور ۴؍جولائی۔ سونا ۸۷/۸/۔ روپے چاندی ۱۳۳/۔ روپے پونڈ ۵۱/۸/۔ روپے

امرتسر ۴؍جولائی سونا ۸۱/۔ روپے چاندی ۱۳۳/۔ پونڈ ۵۱/۸/۔ روپے۔

سرگودھا ۴؍جولائی۔ گندم دڑہ ۸/۱۱/۶ فارم ۸/۱۲/۔ روپے چنے ۱۱/۷/۔ روپے چنے سفید ۱۲/۔ روپے گھی ۱۲۷/۔ روپے۔

شملہ ۴؍جولائی۔ کل مولوی حسین احمد مدنی کو کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ ان کی نامزدگی ڈاکٹر سید محمود کی جگہ عمل میں لائی گئی ہے۔

لاہور ۴؍جولائی۔ مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار کو دھرم سالہ جیل سے بوجہ بیماری رہا کر دیا گیا ہے۔

شملہ ۴؍جولائی۔ مسٹر جناح کو صدر انڈین کرسچین ایسوسی ایشن مدراس کی طرف سے تار موصول ہؤا ہے۔ کہ ویول تجاویز میں عیسائیوں کے مفاد کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ عیسائی نمائندگی حاصل کرنے کے لئے آپ سے مدد کے طالب ہیں۔

لنڈن ۴؍جولائی۔ مسٹر چرچل نے انتخابی مہم کے سلسلہ میں لنڈن کا دورہ کیا۔ قریباً دس لاکھ اشخاص ۲۵ میل لمبے رستہ میں جمع تھے۔ عورتوں نے کار میں پھول اور گلدستے پھینکے۔ ایک دو جگہ مسٹر چرچل کی مخالفت بھی کی گئی۔

لاہور ۴؍جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت نے سرکاری ملازمان کے متعلق ایسے قاعدے مقرر کئے ہیں۔ جن کی رو سے کوئی ملازم کوئی تحفہ نہیں لے سکتا۔ نہ سرکاری اجازت کے بغیر ایڈریس لے سکتا ہے نہ ہی کسی عمارت کا سنگ بنیاد رکھ سکتا ہے۔ نہ اس کی رسم افتتاح ادا کر سکتا ہے۔ اپنی ملازمت کے علاوہ تجارت یا کوئی کاروبار نہیں کر سکتا۔ نہ کسی کو قرضہ وغیرہ دے سکتا ہے۔ اور نہ ہی کسی اخبار یا رسالہ کو ایڈٹ کر سکتا ہے۔ اور نہ کوئی مضمون دے سکتا ہے۔ اور نہ گورنمنٹ کا کوئی راز فاش کر سکتا ہے۔ نہ ہی کسی پولیٹیکل پارٹی میں حصہ لے سکتا ہے۔

پشاور ۴؍جولائی۔ کل مسلمانوں کے عام اجلاس میں مسٹر جناح پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ سردار عبدالرب نشتر نے اپنی تقریر میں افسوس ظاہر کیا۔ کہ جب بھی کسی مفاہمت کا وقت آتا ہے۔ کانگرسی ہندو روڑے اٹکا دیتے ہیں۔ آپ نے کانگرسیوں کے اس طریق کی مذمت کی کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

لنڈن ۴؍جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ یوم فتح سے اس وقت تک تین لاکھ ایک ہزار امریکن فوج یورپ سے امریکہ جا چکی ہے امید کی جاتی ہے۔ کہ اس مہینے دو لاکھ پینسٹھ ہزار مزید امریکی فوج یورپ سے امریکہ پہنچ جائیگی۔

لنڈن ۴؍جولائی ڈیلی ایکسپریس میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ روس کو بھی نہر سویز کے کنٹرول میں حصہ دیا جائیگا۔ لیکن وزارت خارجہ کے برطانیہ کے ایک مبصر نے اس اطلاع کو غلط قرار دیا ہے

بمبئی ۴؍جولائی۔ سردار پٹیل نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگست ریزولیوشن سے نکل جاؤ کے الفاظ نہیں نکالے جائینگے۔ ملکہ ہو سکتی ہے۔ کہ اس کے بدلے یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ ایشیا سے نکل جاؤ۔

شملہ ۴؍جولائی۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ ایگزیکٹو کونسل کے لئے کانگرس کی طرف سے مسز وجے لکشمی پنڈت اور شریمتی کملا دیوی کے نام بھی پیش کئے جائیں۔

شملہ ۴؍جولائی۔ ہندوستان بھر کی مسلم جماعتیں مسٹر جناح کو تار ارسال کرکے واضح کر رہی ہیں۔ کہ مسلم عوام کو ان کی راہنمائی پر پورا پورا اعتماد ہے۔ مسلم طلباء کی جماعتوں کے بے شمار تار ان کی خدمت میں بھیجے جارہے ہیں۔ جن میں یہ یقین دلایا جارہا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان مسلم لیگ کا ساتھ دیں گے۔

شملہ ۴؍جولائی۔ اندازہ یہ ہے۔ کہ کانگرس کی طرف سے ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کی جو فہرست پیش کی جانے والی ہے۔ اس میں ایک مسلم نیشنلسٹ بھی ہوگا۔ اس کے لئے ڈاکٹر ذاکر حسین یا مسٹر آصف علی کا نام تجویز کیا جائیگا۔

واشنگٹن ۴؍جولائی۔ بھاری امریکن بمباروں نے خاص جاپان کے صنعتی علاقہ میں پھر حملہ کیا۔ ۵۰۰ جہازوں نے مریانہ کے ہوائی میدانوں سے اڑ کر دشمن کے صنعتی شہروں پر تین ہزار ٹن بم برسائے۔ جس سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔